بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدرسے کے لئے وقف کی گئی کتاب بیچنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

سوال یہ ہے کہ سیدی شیخ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی کتاب "مکتوبات امام ربانی" کسی نے ایک مدرسے کے لیے وقف کی ہے، اس کتاب کو باقاعدہ کوئی پڑھتا نہیں ہے، البتہ! کبھی کبھار پڑھتے ہیں، جیسے سال میں ایک دو بندے، کسی شخص کو وہ کتاب بہت پسند ہے، تو کیا وہ مارکیٹ ریٹ سے زائد پیسے دے کر، وہ کتاب مدرسے سے خرید سکتا ہے؟

جواب

دریافت کی گئی صورت میں اس کتاب کی خرید و فروخت جائز نہیں ہے، اس لیے کہ یہ وقف ہے، اور جب کوئی چیز وقف ہو جاتی ہے، تو وہ بندے کی ملکیت میں نہیں رہتی، لہذا اس کی خرید و فروخت جائز نہیں ہوتی۔

درمختار میں ہے "فإذا تم ولزم لا يملك ولا يملك ولا يعار ولا يرهن" ترجمہ: جب وقف تام اور لازم ہو جائے تو نہ وہ کسی کی ملکیت رہتا ہے اور نہ ہی کسی کو اس کا مالک بنایا جا سکتا ہے، نہ اسے عاریتاً دیا جا سکتا ہے اور نہ اسے رہن رکھا جا سکتا ہے۔

اس کے تحت علامہ شامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "أي لا يكون مملوكا لصاحبه ولا يملك أي لا يقبل التمليك لغيره بالبيع ونحوه لاستحالة تمليك الخارج عن ملكه" ترجمہ: یعنی نہ تو وقف شدہ چیز وقف کرنے والے کی ملکیت میں رہتی ہے اور نہ ہی اس کا کسی کو مالک بنا سکتے ہیں یعنی وقف کسی دوسرے کے لیے بیع وغیرہ کے ذریعے تملیک کو قبول نہیں کرتا اس لیے کہ اپنی ملکیت سے خارج چیز کا کسی دوسرے کو مالک بنانا محال ہے۔ (الدرمختار مع ردالمحتار، جلد 6، صفحہ 539، 540، مطبوعہ کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد ابو بکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4899

تاریخ اجراء: 28 شوال المکرم 1447ھ/17 اپریل 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net